بسم اللہ الرحمن الرحیم

روزانہ 25 مرتبہ مؤمنین کے لیے استغفار کرنے کا انعام

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا حدیث پاک میں ہے کہ : "جو کوئی روزانہ 25 مرتبہ مؤمنین کے لیے دعائے مغفرت کرے، وہ مستجاب الدعوات ہو جاتا ہے" ؟ اور اگر ہے تو کیا عوام کو اس پر عمل کرنا چاہیے کہ عوام تو بعض اوقات غصے میں کسی کو بددعا بھی دے دیتے ہیں ؟

جواب

جی ہاں ! یہ حدیث پاک موجود ہے۔ امام نورالدین ہیثمی علیہ الرحمہ نے مجمع الزوائد میں، امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے جمع الجوامع اور فتح الکبیر میں، اور دیگر کئی محدثین کرام نے اس روایت کو اپنی اپنی کتابوں میں نقل فرمایا ہے، لہذا مسلمانوں کے لئے بکثرت دعا کرنی چاہیئے اور یہ نیکی کا کام عوام و خواص سب کر سکتے ہیں۔ رہی بات کسی کو بددعا دینے کی، تو کسی بھی مسلمان کو بلاوجہ شرعی بددعا دینے کی شرعا اجازت نہیں، اور اگر کوئی بلاوجہ شرعی کسی کو بدعا دیتا ہے، تو وہ ان شاء اللہ قبول بھی نہیں ہوگی، کیونکہ دعا کی قبولیت کی بھی کچھ شرائط ہوتی ہیں۔

چنانچہ مجمع الزوائد وغیرہ کئی کتب حدیث میں روایت ہے ”عن ابی الدرداء قال: سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول: من استغفر للمؤمنین والمؤمنات کل یوم سبعا وعشرین مرۃ، او خمسا وعشرین مرۃ، احد العددین، کان من الذین یستجاب لھم، ویرزق بھم اھل الارض“ ترجمہ: حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو شخص ہر روز مومن مردوں اور مومن عورتوں کے لیے ستائیس مرتبہ یا پچیس مرتبہ استغفار کرے، ان دو عددوں میں سے کوئی ایک فرمایا، تو وہ ان لوگوں میں سے ہو جائے گا جن کی دعا قبول کی جاتی ہے، اور اہلِ زمین کو اس کی وجہ سے رزق دیا جاتا ہے۔ (مجمع الزوائد و منبع الفوائد، ج 10، ص 210، رقم الحدیث 17600، دارالفکر، بیروت)

مسلمانوں کے لیے دعائے مغفرت کرنا باعث اجر و ثواب ہے۔ چنانچہ مسند الشامیین للطبرانی میں ہے ”عن عبادۃ بن الصامت، قال: سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول: من استغفر للمؤمنین والمؤمنات کتب اللہ لہ بکل مؤمن ومؤمنۃ حسنۃ“ ترجمہ: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو مؤمنین و مؤمنات کے لئے مغفرت طلب کرے، اللہ عزوجل اس کے لئے ہر مؤمن اور مؤمنہ کے بدلے ایک نیکی لکھے گا۔ (مسند الشامیین، مسند یعلی عن۔۔۔، ج 3، ص 234، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت)

جو شخص مظلوم نہ ہو اور دوسرے کے بارے میں بددعا کرے، تو وہ مقبول نہیں، جیساکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”لا یزال یستجاب للعبد مالم یدع باثم او قطیعة رحم“ ترجمہ: ہمیشہ بندے کی دعا قبول ہوتی ہے، جبکہ وہ کسی گناہ یا رشتہ کاٹنے کی دعا نہ کرے۔ (صحیح مسلم، صفحہ 1050، رقم الحدیث 2735، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

اس کے تحت مرقاۃ المفاتیح میں ہے ”ومنه الدعاء علی من لم یظلمه مطلقا“ ترجمہ: (جو بددعائیں قبول نہیں ہوتیں) ان میں ایسے شخص کے خلاف بددعا کرنا بھی ہے، جس نے دعا کرنے والے پر کوئی ظلم نہ کیا ہو۔ (مرقاۃ المفاتیح، جلد 4، صفحہ 1525، مطبوعہ: بیروت)

بلاوجہ شرعی بددعا کرنا، جائز نہیں، جیساکہ فتاوی فیض الرسول میں ہے "ذاتی جھگڑے کی وجہ سے کسی مسلمان کے لیے بددعا کرنا، جائز نہیں۔" (فتاوی فیض الرسول، جلد 2، صفحہ 554، شبیر برادرز، لاہور)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد فرحان افضل عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-5327

تاریخ اجراء: 11 ربیع الاول 1448ھ/25 اگست 2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net